82741 ـ یہ نکاح شغار(یعنی وٹہ سٹہ) اور ناجائز ہے

سوال

میں جوان ہوں اور اپنی خالہ کی بیٹی سے عقد نکاح کیا ہے لیکن میں اس کو پسند نہیں کرتا بلکہ اس کی بہن کو چاہتا ہوں لیکن مجھے اس سے شادی پر مجبور کیا گیا ہے کیونکہ اس کا بھائی میری بہن سے اس وقت تك شادی نہیں کریگا جب تك میں اس لڑکی سے شادی نہ کروں جسے میں نہیں چاہتا، اور لڑکی کو بھی اس کا علم ہے کہ میں اسے نہیں چاہتا، لیکن اس کے گھر والے مصر ہیں کہ اس کی شادی میرے ساتھ ہو، برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ سبحانہ و تعالی نے انسان کو عقل کی نعمت سے نواز کر اسے عزت و تکریم سے نوازا ہے، اور اسے ایك آزاد ارادہ ہبہ کیا ہے تا کہ وہ اس کے ساتھ وہ کچھ اختیار کرے جو اس پر اس کا دین اور عقل اور اخلاق جیسی نعتوں کی املاء کرائے، اور اس سے شیطان اور خواہشات جیسی قبیح اشیاء دور کرے، اس لیے جسے اللہ سبحانہ و تعالی نے یہ عزت والی اشیاء ہبہ کی ہوں اسے اس میں کسی بھی قسم کی کوتاہی نہیں کرنی چاہیے کہ وہ اپنے ارد گرد حرام اشیاء اور اللہ کو ناراض کرنے والی رغبات کو دیکھ کر ان کے پیچھے چلنا شروع ہو جائے.

میرے عزیز بھائی:

سنت نبویہ میں اس شادی کی ممانعت آئی ہے جو آپ کےدرمیان پا چکی ہے اور جسے نکاح شغار یعنی وٹہ سٹہ کے نکاح کا نام دیا جاتا ہے.

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار یعنی وٹہ سٹہ کے نکاح سے منع فرمایا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5112) صحیح مسلم حدیث نمبر (1415).

اور " المدونۃ " میں درج ہے:

" یہ بتائیں کہ اگر کسی نے کہا: اپنی بیٹی کی میرے ساتھ ایک سو دینار میں شادی کر دو، اس شرط پر کہ میں اپنی بیٹی کی تیرے ساتھ سو دینار میں شادی کر دونگا ؟

تو امام مالك رحمہ اللہ نے اس کو ناپسند اور مکروہ جانا، اور اسے نکاح شغار یعنی وٹہ سٹہ کا ایک طریقہ خیال کیا " انتہی

دیکھیں: المدونۃ (2 / 98).

اور اس کی دلیل ابو داود وغیرہ کی درج ذیل حدیث بھی ہے جو عبد الرحمن بن ہرمز سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عباس بن عبد اللہ بن عباس سے عبد الرحمن بن حکم نے اپنی بیٹی کی شادی کی، اور انہوں نے عبد الرحمن بن حکم سے اپنی بیٹی کی شادی کر دی، اور دونوں نے مہر بھی رکھا، تو معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالی عنہما نے مروان بن حکم کو خط لکھا جس میں انہوں نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی اور جدائی کا حکم دیا، اور اپنے خط میں لکھا:

یہ وہ شغار یعنی وٹہ سٹہ ہے جس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2075).

اور بعض اہل علم نے نکاح شغار کو فاسد نکاح شمار کیا ہے اس کا جاری رکھنا جائز نہیں.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے:

" جب کوئی شخص اپنی ولایت میں کسی عورت کی شادی کسی دوسرے شخص سے اس بنا پر کرے کہ وہ اپنی ولایت میں موجود عورت کا نکاح اس شخص سے کریگا تو یہ نکاح شغار یعنی وٹہ سٹہ کا نکاح ہے جس سےنبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، اور اسے بعض لوگ نکاح بدل کا نام بھی دیتے ہیں، اور یہ نکاح فاسد ہے، چاہے اس میں مہر مقرر ہو یا نہ مقرر کیا جائے، اور چاہے اس میں رضامندی حاصل ہو یا نہ حاصل ہو.

لیکن اگر اس شخص نے دوسرے شخص کی ولایت میں موجود عورت کو نکاح کا پیغام دیا اور اس دوسرے شخص نے پہلے کی ولایت میں موجود عورت کونکاح کا پیغام بغیر کسی شرط کے دیا اور دونوں عورتوں کی رضامندی اور نکاح کی باقی شروط اور ارکان کے ساتھ نکاح ہو گیا تو اس میں کوئی اختلاف نہیں، اور اس وقت یہ نکاح شغار نہیں ہو گا " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (18 / 427).

مزید آپ سوال نمبر (11515) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اس سے یہ واضح ہوا کہ آپ نے ایك عظیم شرعی ممنوعہ کام کا ارتکاب کیا ہے، چہ جائیکہ یہ معاشرتی اور نفسیاتی طور پر بھی عظیم اور بڑا ممنوعہ کام ہے.

اور یہ اس لیے کہ شادی کی ابتدا تو رضامندی اور اختیار کے ساتھ ہونی چاہیے، اور شریعت اسلامیہ نے ہر شادی میں رضامندی کو مدنظر رکھا ہے اور اس کی حرص کی ہے حتی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" کنواری لڑکی کی شادی اس کی اجازت کے بغیر نہ کی جائے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5136) صحیح مسلم حدیث نمبر (1419).

جب شادی رضامندی اور راحت کے ساتھ نہ ہو تو عام طور پر غالبا اس شادی کا انجام ناکامی ہی ہوتا ہے، تو پھر اگر خاوند اپنی بیوی کو ناپسند کرتا ہو جیسا کہ سائل کی حالت ہے تو انجام کیا ہو گا ؟

اور اس سے بھی زیادہ خطرناك تو یہ ہے کہ آپ اپنے ہونے والی بیوی سے تعلقت رکھتے اور اس سے محبت کرتے ہیں، آپ کا اس لڑکی کو ناپسند کرنا جس سے آپ کا عقد نکاح ہونے والا ہے اور اس کی بہن سے تعلق اور محبت رکھنے کا معنی یہ ہے کہ آپ کا نفس آپ کو حرام کی طرف جھانکنے کی دعوت دے گا اور شیطان کو اس سلسلہ میں فرصت ملے گی اور وہ آپ کے سامنے معصیت و نافرمانی کو مزین کر کے پیش کرے گا اور اس طرح آپ اس گناہ میں پڑینگے جس کا سوچنا بھی مشکل ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کو شادی کی سعادت اور اپنی بیوی کے ساتھ انس و محبت کے ساتھ رہنے سے بھی محروم کر دیگا.

اور اس کا سبب اللہ سبحانہ و تعالی کی شریعت کی مخالفت اور نکاح شغار یعنی وٹہ سٹہ کا نکاح ہے!

اس لیے آپ کو یہی نصیحت ہے کہ آپ اس شادی کی تکمیل سے اجتناب کریں، اور آپ کسی بھی بناوٹی عذر کو قبول مت کریں، بلکہ آپ اپنے بہنوئی پر واضح کر دیں کہ دونوں عقدوں کی اکھٹی شرط رکھنا حرام ہے، اور اس طرح دونوں عقد نکاح ہی فاسد ہو جائینگے، اسے اپنی بیوی کو اپنے پاس ہی رکھنا چاہیے لیکن اسی وقت اس کو یہ بھی چاہیے کہ وہ نکاح دوبارہ کرے، کیونکہ وٹہ سٹہ کی بنا پر نکاح فاسد تھا.

اور اگر وہ ایسا کرنے سے انکار کر دے اور اسے چھوڑنے پر اصرار کرتا ہے تو اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

﴿ اور اگر میاں اور بیوی جدا ہو جائیں تو اللہ تعالی اپنی وسعت سے ہر ایك کو بے نیاز کر دیگا، اللہ تعالی بڑی وسعت والا حکمت والا ہے ﴾النساء (130).

میرے سائل بھائی: میں آپ کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں کہ آپ جس لڑکی کو چاہتے ہیں اس سے رابطہ کی کوشش کر کے اللہ تعالی کی حرمت اور حدود کو پامال کرنے کی کوشش مت کریں اگر اچھے طریقہ سے اس لڑکی کے ساتھ آپ کی

شادی میسر نہیں ہو سکتی تو آپ اس سے مکمل طور پر تعلق ختم کر دیں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو ہدایت و توفیق سے نوازے.

واللہ اعلم .